میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثبوت

حقائق و معلومات

سید محمد عاقل ہمدانی قادری

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثبوت

حقائق و معلومات

ابو العادل سید محمد عاقل ہمدانی قادری

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میلاد النبی ﷺ کا ثبوت، حقائق و معلومات

مرتب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابوالعادل سید محمد عاقل ہمدانی قادری

کمپیوٹر رائز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایضاً

مطبوعہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ غیر مطبوعہ

نثار تیری چہل پہل کے ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر اُن کا سناتے جائیں گے

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم
نَحمَدُہٗ وَنُصَلِی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم

جاننا چاہیے کہ ایک عام مسلمان جو اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھتا ہے وہ یہ سوچ ہی نہیں سکتا کہ رب تعالیٰ عزوجل نے یہ کائنات جس کے لئے سجائی ہے ان کے جشنِ میلاد کو خرافات کے نام سے موسوم کرے یا عیسائیوں، ہندوؤں کے دن سے تشبیہ دے۔ یہ تصور عام مسلمان تو کجا چہ جائیکہ کوئی عالم ایسی بات منہ سے نکالے۔ ایک عام گناہ گار مسلمان اپنی زبان کاٹ تو سکتا ہے مگر آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد پاک کی خوشی میں کوئی بدزبانی نہیں کر سکتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ جشن ہمارے نجات دہندہ کی پیدائش کی خوشی کا جشن ہے۔

مگر اس دور میں کچھ مسلم نما شیطان، مصلح و ریفارمر کا روپ دھار کر مسلمانوں کے اندر فتنہ و فساد کا بیج بو رہے ہیں اور طرح طرح کے روپ دھار کر مسلمانوں کے اعتقاد، ایمان کو برباد کرتے چلے جا رہے ہیں یہی دراصل وہ لوگ ہیں جو انگریز کی ایجنٹی کا رول ادا کر رہے ہیں۔ جنھوں نے مسلم اُمہ کی قوت کو پارہ پارہ کر کے انگریز دوستی کا حق ادا کر رہے ہیں۔ انگریز مشینری مسلمانوں کو اپنے قوتِ بازو سے تو شکست نہ دے سکی لیکن مذہب میں تخریب کاری کر کے اپنا مقصد حاصل کر رہے ہیں۔

انگریز دُشمنی کے حوالے سے ہم یہاں پر ضیاء النبی ﷺ کا ایک حوالہ پیش کرتے ہیں جو اہل عقل و دانش کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

جب دشمنانِ اسلام جنگ کے میدانوں میں اپنی تمام تر مساعی کے باوجود اسلام کا پرچم سرنگوں نہ کر سکے تو انہوں نے مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے اور ان کی صفوں کو درہم برہم کرنے کے لئے سازشوں کے دام بُننے اور بچھانے شروع کر دیئے۔ اس طرزِ عمل سے انہیں کافی کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ لیکن اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ان کے دلوں میں انتقام کی جو آگ بھڑک رہی تھی وہ ٹھنڈی نہ ہوئی وہ تو اسلام کا نام و نشان ہی صفحہ ہستی سے مٹا دینے کے آرزو مند تھے۔ چناچہ انہوں نے اسلامی مملکت کو چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹا ہوا پایا تو یورپ کے مذہبی پیشواؤں نے اسلام اور پیغمبرِ اسلام کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے کی مہم اس زور شور سے چلائی کہ یورپ میں بسنے والا ہر فرد امیر، فقیر، بادشاہ اور رعایا فوج کا عام سپاہی اور اس کے جرنیل بیت المقدس کو فتح کرنے کے جنون میں ایک طوفان بن کر شام و فلسطین کی سرحدوں پر اُمڈ آئے۔ انہیں یقین تھا کہ وہ اپنی اجتماعی، عسکری قوت کے بل بوتے پر اس مہم کو سر کر لیں گے۔ ان کے پادریوں نے بھی ان کو یقین دلایا تھا کہ یسوع مسیح اپنے جملہ خدائی اختیارات کے ساتھ ان کی مدد فرمائے گا لیکن ہر بار فرزندانِ توحید نے صلیب کے پرستاروں کی اُمیدیں خاک میں ملا دیں۔ مسلم دُنیا کے حکمران اگرچہ متحد نہ ہو سکے لیکن غازی نورالدین محمود اور غازی صلاح الدین ایوبی (رحمتہ اللہ علھیم) کی قیادت میں شمعِ جمالِ مصطفوی کے پروانوں اور دینِ اسلام کے شیدائیوں نے اپنی شجاعت کے ایسے جوہر دکھائے اور اس عدیم المثال جرات و ثابت قدمی سے ان یلغاروں کا مقابلہ کیا کہ دشمنوں کے دانت کھٹے کر کے رکھ دیئے۔۔۔۔ مسلمانوں نے ایشیا اور افریقہ کے براعظموں میں عیسائی مملکتوں کا خاتمہ کرنے پر اکتفا نہ کیا بلکہ طارق (علیہ الرحمۃ) نے آگے بڑھ کر یورپ پر حملہ کیا اور سپین کے وسیع و عریض ملک پر قبضہ کر کے جگہ جگہ ایسی مسجدوں کا جال بچھا دیا جن کے فلک بوس میناروں سے دن میں پانچ مرتبہ اذان کی دلکش صدائیں گونجتی تھیں اور صلیب کے

پیروکاروں کے ملک میں اللہ وحدہٗ لاشریک کی توحید اور محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اعلان کرتی تھیں ان صدیوں پر پھیلی ہوئی پے در پے ہزیمتوں کا جو داغ ان کے دل پر جو چرکے ان کے دماغ کو لگے تھے انہوں نے ناسوروں کی شکل اختیار کر لی تھی جو ہر لحظہ رِستے تھے۔۔۔۔۔اس مشکل پر قابو پانے کے لئے انہوں نے اپنے دانشوروں، ماہرین علم نفسیات، اپنے مایہ ناز مورخین سیاستدانوں اور مذہبی رہنماؤں پر مشتمل کئی کمیشن تشکیل دینے اور انہیں یہ کام تفویض کیا کہ وہ اس بات کا سراغ لگائیں کہ اس ناقابل تسخیر قوت کا سرچشمہ کہاں ہے جو اِن نہتے مسلمان سپاہیوں میں بجلی بن کر دوڑتی ہے جس کے اعجاز سے ہر مجاہد حیدر کرار کی خیبر شکن طاقت کا علم دار بن جاتا ہے اور ان کے ہاتھوں میں لہرانے والی تلوار ذوالفقار بن کر ان کے دُشمنوں کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔

سالہا سال کے مطالعہ، سوچ بچار اور باہمی مشورہ سے وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس قوت کا سرچشمہ عشق مصطفیٰ علیہ اطیب التحیۃ واجمل الثنا ہے۔جب تک عشقِ غیور کا یہ جذبہ زندہ رہے گا جب تک اپنے محبوب نبی کے ساتھ مسلمانوں کی والہانہ محبت کا چراغ روشن رہے گا جب تک اپنے ہادی اور مرشد کے لائے ہوئے دین کو سربلند رکھنے اور اس کی ہر آن پر کٹ مرنے کا شوق سلامت رہے گا ان مسلمانوں کو شکست نہیں دی جاسکتی۔ اس کا واحد طریقہ یہی ہے کہ عشق و محبت و نیاز مندی کی ہر ادا پر شرک کا فتوی صادر کر دیا جائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو کم از کم بدعت کی تہمت ضرور لگا دی جائے اور یہ کام اس سرگرمی اور جوش وخروش سے کیا جائے اور لگاتار کیا جائے کہ مسلمانوں کی قوتِ دفاع کو اگر کلیۃً ختم نہ کیا جاسکے تو اس کو کمزور ضرور کر دیا جائے ۔۔۔۔۔اس تحریک کی زمام کار کہنہ مشق اور تجربہ کار اساتذہ اور پروفیسروں کے ہاتھ میں دے دی گئی جو کہ شہرہ آفاق یونیورسٹیوں میں تدریس کی خدمات انجام دے رہے تھے ان کی شخصیتوں

کو قد آور بنانے کے لئے ان کے گرد تقدس اور جلالت کا ایک مصنوعی ہالہ بنا دیا گیا ان کے بارے میں یہ مشہور کیا گیا کہ وہ بے لاگ نقاد ہیں علمی تحقیقات کے میدان میں ان کی غیر جانبداری ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے ہر قیمت پر حق کے پرچم کو بلند رکھنا ان کا شعار ہے اس طرح بڑے بڑے القابات کی غلط بخشیشوں سے طالبانِ علم و دانش اور حق و صداقت کے متلاشیوں کی نگاہوں میں ان کی شخصیتوں کو بلند و بالا کر دیا گیا ان کی تالیفات اور مقالات کا مطالعہ کرنے والا ان کے مطالعہ کرنے سے پہلے ہی ان کی علمی شہرت اور ان فنی دیانتداری پر ایمان لا چکا ہوتا ہے اس کے بعد جب وہ شہد سے زیادہ شیریں زبان میں لکھی گئی ان کی کتب کا مطالعہ کرتا ہے تو ان کے نظریات کو بلا تامل حلق سے نیچے اُتارتا چلا جاتا ہے اور لوح قلب پر نقش کرتا جاتا ہے اِس وار فتگی کے عالم میں اِسے یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ جس کو وہ شہد سمجھ رہا ہے اس میں بڑی عیاری سے اس کے لئے زہرِ ہلاہل ملا دیا گیا ہے اس کے جان لیوا اثرات اسے اس کے افکار و نظریات بلکہ اس کے تشخص کو بھی موت کی نیند سُلا دیں گے۔

ان مستشرقین نے جس موضوع کو اپنی جارحانہ تنقید کا ہدف بنایا وہ کمالات مصطفوی کا موضوع ہے۔ وہ کمالات حمیدہ۔۔۔۔۔۔ وہ صفات جمیلہ جن سے کسی انسان نے نہیں بلکہ خود خداوند رحمٰن نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو متصف اور مزین فرمایا ہے۔ ان لوگوں کا اندازِ بیان بڑا دلکش اور از حد خطرناک ہوتا ہے اس کی زد سے بچ کر نکل جانا توفیق الٰہی کے بغیر ممکن نہیں ہوتا۔ ان کا طریقہ واردات یہ ہے کہ وہ صفحات پر صفحات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ثنا گستری میں رقم کرتے چلے جاتے ہیں پڑھنے والا اگر سادہ لوح ہو تو وہ ان کی اس تعریف اور ثنا گستری سے اتنا متاثر ہوتا ہے کہ ان کی غیر جانبداری پر عش عش کرنے لگتا ہے۔ لیکن انہیں صفحات کے درمیان وہ ایک آدھ جملہ ایسا لکھ جاتے ہیں کہ وہ تمام تعریفات ایک سراب بن کر رہ جاتی ہیں۔

محبت اور فدائیت کا جو جذبہ اس ثنا گستری کے مطالعہ سے پیدا ہونا چاہیے اس کا دور دور تک کہیں سراغ نہیں ملتا۔ اور یہی ان کی شب و روز کاوش کا صلہ ہے۔

اس تحریک کو اپنے منطقی نتائج پر پہنچانے کے لئے۔ بڑے بڑے ممالک کی دولتمند حکومتوں کے خزانوں کے منہ کھول دیئے جاتے ہیں اس ناپاک مہم کو سر کرنے کے لئے جب نابغہ روزگار ہستیوں کو منتخب کیا جاتا ہے ان کو بھاری بھر کم تنخواہوں اور وظائف سے نوازا جاتا ہے ان کی تصنیفات بڑی دیدہ زیب صورت میں شائع کی جاتی ہیں ان کو قبول عام کی سند سے بہرہ ور کرنے کے لئے ان کی غیر معمولی اشاعتوں کا اہتمام کیا جاتا ہے اپنی پسند کے لوگوں سے بھاری رقوم دے کر ان پر تبصرے لکھوائے جاتے ہیں اور انہیں بڑے اہتمام سے عالمی شہرت کے مالک روزناموں، ماہناموں میں شائع کر دیا جاتا ہے اس طرح قلیل مدت میں ایک گمنام شخص شہرت کے آسمان پر روشن ستارے کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ اس کے ساتھ اس کی حق گوئی، بے لاگ تحقیق، غیر جانبدارانہ تنقید کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے تاکہ اس کے قارئین اس کی نگارشات کو پڑھنے سے پہلے ہی اس کی حق گوئی کو دل و جان سے تسلیم کر لیں اور بڑے شرح صدر کے ساتھ جو نظریات وہ پیش کرتا ہے اس کو کسی ہچکچاہٹ کے بغیر قبول کرتے جائیں اور اگر کوئی شخص جسارت کر کے اس کی خرافات کا پردہ چاک کرتا ہے تو اسے رجعت پسند، کور ذوق اور اندھی تقلید کا خوگر، کے الفاظ سے ہدف طعن و تشنیع بنایا جاتا ہے۔ بہر حال یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ جو کام رچرڈ شیر دل کی فولادی تلوار نہ کر سکی۔۔۔۔۔۔ صلیبی لشکر جو مورچے اپنے اَن گنت جوانوں کی جوانیاں قربان کر کے فتح نہ کر سکے وہ کام یونیورسٹیوں کی کمین گاہوں میں بیٹھے ہوئے ان بوڑھے مستشرقین پروفیسروں اور اساتذہ کے قلموں نے بڑی آسانی سے انجام دے دیئے۔

استشراق کے زہریلے اثرات ہم اپنی قومی اور دینی زندگی کے ہر شعبہ میں نمایاں طور پر محسوس کر رہے ہیں لیکن سیرت نویسی کے میدان میں جو خدمات مستشرقین کی تصنیفات سے متاثر ہمارے مسلم سیرت نگار انجام دے رہے ہیں۔ وہ ہماری چشمِ ہوش کھول دینے کے لئے کافی ہیں ان کی تحقیقات کے کلہاڑے کی پہلی ضرب معجزات نبوی علیٰ صاحبہاالف الف صلوۃ و سلام پر پڑتی ہے وہی اعتراضات جو کسی یورپین مستشرق نے انبیاء کرام کے معجزات پر کئے ہیں ان کو نقل کر کے صفحات پر صفحات کالے کئے جاتے ہیں اور ان کو ناممکن اور عقل و دانش کے خلاف ثابت کرنے کے لئے سارا زورِ قلم صرف کر دیا جاتا ہے اگر ان آیات بینات میں سے کسی کو ناممکن اور خلاف عقل ثابت کرنا ان کے بس کا روگ نہ ہو تو پھر اس روایت کی سند پر برسنا شروع کر دیتے ہیں یہاں تک کہ دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر ایک روایت متعدد طریقوں اور مختلف سندوں سے مروی ہے اور اگر اس کی ایک سند میں کسی ایسے راوی کا نام آگیا ہے جو ضعیف یا غیر ثقہ ہے تو پھر اس روایت پر قلم تنسیخ پھیرنے میں ذرا دیر نہیں کرتے یہ سوچنے کی توفیق بھی نصیب نہیں ہوتی کہ اس روایت کی اگر ایک سند میں کوئی راوی مجروع ہے تو اس کے علاوہ اس کے دوسرے طرق بھی ہیں جن کے سارے راوی ثقہ ہیں تو ان سب کو نظر انداز کرنا کیونکر قرین انصاف ہو سکتا ہے۔

اس طرح وہ روایات جن کا تعلق اگرچہ معجزات سے نہیں لیکن ان سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان محبوبیت آشکارا ہوتی ہے جس پر دل بیساختہ قربان ہونے کے لئے بے تاب ہو جاتا ہے تو ان روایات کو بھی بخشا نہیں جاتا۔ بلکہ ان کے بارے میں بھی اپنے قارئین کے ذہنوں میں وسوسے پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے یا دانستہ ان کے ذکر سے گریز کیا جاتا ہے۔ اگر سینے میں دھڑکنے والا دل ایسی بھونڈی حرکت پر احتجاج کرتا ہے تو اسے یہ کہہ کر دلاسہ دیا جاتا ہے کہ حضور کے مقام رفیع کو اگر

زیادہ عیاں کیا جائے گا اور اس کی دل آویز اداؤں کے ذکر کے سلسلہ کو طول دیا جائے گا تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی زندگی عام انسانوں کے لئے اسوہ حسنہ نہیں بن سکے گی اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی بعثت کا مقصد پورا نہ ہوگا اگر ان کمالات نبوت پر پردہ پڑا رہے اور لوگوں کے سامنے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی بشریت کے پہلو کو اُجاگر کیا جائے تو اس سے بعثت نبوی کے مقصد کی بہتر طور پر تکمیل ہو سکے گی۔ ایک عام انسان عام انسان کی تقلید بآسانی کر سکتا ہے اور اگر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی فوق البشر حیثیت بیان کرنے پر زیادہ زور دیا جائے گا تو ایک عام بشر کے لئے فوق البشر کی اطاعت و پیروی کرنا ممکن نہ رہے گا۔ یہ نیک بخت اتنا نہیں سوچتے کہ اگر یہ کمالات اگر بلند شانیں، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو ارزانی کی ہیں مقصد بعثت کی تکمیل میں حجاب ہوتیں تو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کو عطا ہی نہ فرماتا تاکہ مقصد بعثت کی پوری طرح تکمیل ہو سکے۔ کیا اللہ تعالیٰ سے زیادہ انہیں بعثت نبوی کے مقاصد کی تکمیل پاس ہے۔

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں ابوالعجبیت

حقیقت تو یہ ہے کہ اس علیم و حلیم پروردگار نے اپنے محبوب کو محبوبیت کی اَن گنت شانوں سے نوازا ہی اس لئے ہے کہ جمال سرمدی کے ان جلوؤں کو دیکھ کر حسن ازل کی ان اداؤں کو دیکھ کر اس کے بندے، اسکے محبوب کے ہر فرمان کے سامنے بلا تامل سر جھکاتے جائیں۔ اس کے قدم ناز پر اپنے دلوں کو نثار کرتے جائیں تاکہ نبوت مصطفوی کا مقصد باحسن طریق انجام پذیر ہوتا جائے۔

سچ تو یہ ہے کہ جو استشراق کے مہیا کئے ہوئے سرمہ سے اپنی آنکھوں کو سرمگیں کرتے ہیں انہیں جمالِ محمدی کماحقہ نظر نہیں آتا۔ اس پیکر نورانی کو جن رعنائیوں اور دلربائیوں سے سجایا گیا ہے۔ اور بادیہ ضلالت میں بھٹکنے والے کاروانِ انسانیت کو راہِ

ہدایت پر گامزن کرنے کا فریضہ سونپا گیا ہے وہ فریضہ اسی وقت ادا ہو سکتا ہے کہ جب داعی دین حق کی حقانیت پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ دل و نگاہ بھی اس دای کے کمال و جمال پر نثار ہو جانے کے شوق سے معمور ہوں۔ جدید درسگاہوں، ملکی اور غیر ملکی دانش کدوں کے فضلاء اور اعلیٰ ڈگری یافتہ حضرات اگر مستشرقین کے مہارت سے بنے ہوئے اور بڑی عیاری سے بچھائے ہوئے دامِ ہمرنگ زمین کا شکار ہوتے تو ان کے لئے عذر پیش کیا جا سکتا تھا۔

مقام تاسف تو یہ ہے کہ ہماری دینی درسگاہوں کے لئے فضلاء بھی مستشرقین کی اس گہری سازش کا شکار ہو گئے۔

یہاں اتنی لمبی بات بتانے کا مقصد یہ ہے کہ کس طرح غیر مسلموں نے مسلمانوں کی قوت کو پارہ پارہ کیا۔ شرک وبدعت کی آڑ میں اپنے مقاصد کی تکمیل کی اور آجکل چند مسلم نُما جماعتیں اس کام کو کس خوبی سے آگے بڑھا رہی ہیں۔ آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کا جب بھی مہینہ آتا ہے تو ابلیسی ذریت کیل کانٹے سے لیس ہو کر میدان میں آتی ہے کبھی اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ جشنِ میلاد بدعت ہے کبھی بارہ ربیع الاوّل کی پیدائش کو غلط بتانے کے لئے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا جاتا ہے۔ غرض کہ کوئی نہ کوئی مسئلہ کھڑا کر کے آقاءِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے میلادِ پاک کو روکنا چاہتے ہیں مگر جتنا اِن لوگوں نے میلاد پاک کو روکنے کا زور لگایا۔ اُس سے زیادہ کائنات کے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا میلادِ پاک روز بروز پھلتا آگے ہی بڑھتا رہا اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری وساری رہے گا اور حاسد لوگ یونہی جلتے رہیں گے۔

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے گیت اُنھیں کے گائیں گے

مجھے ایک فوٹو اسٹیٹ کاپی جناب واجد علی شاہ صاحب سے موصول ہوئی جو کہ ہمارے ساتھ پی ٹی سی ایل محکمے میں ڈیوٹی انجام دیتے ہیں اُنھوں نے گزارش کی کہ اس پمفلٹ کے اصل حقائق سے پردہ اُٹھایا جائے۔ یہ ذمہ داری بندۂ ناچیز اپنے سر لے کر چند حقائق علماء کی کتب سے پیش کرتا ہے جو دلائل کے ساتھ ہیں۔ وَمَا تَوفِیقِی اِلّا بِاللّٰہ۔

زیرِ نظر پمفلٹ ضرب مومن اخبار سے لیا گیا ہے جس میں ابو فرید بلیاوی نے مفتی رشید احمد صاحب کے واعظ " جشنِ ربیع الاوّل محبت کے آئینہ میں " میں سے تلخیص کیا ہے۔ جس میں جشنِ میلاد کی مخالفت میں زہر افشانی کر کے اپنے اندر کی خباثت کو ظاہر کیا ہے کیونکہ جشنِ میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باطل قوتوں کے لئے موت ہے۔

امام القراء حافظ الحدیث شیخ ابن الجزری (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں۔

محفلِ میلاد شیطانی قوتوں کے لئے موت اور اہلِ ایمان کی زندگی ہے اور جب عیسائی دُنیا اپنے نبی کے یومِ میلاد کو بڑی عید قرار دیتے ہیں تو اہلِ اسلام تو اپنے نبی کے یومِ میلاد کی تکریم کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ (المورد الدوی 29۔30)

سب سے پہلے ہم مختصر طور پر جشنِ میلاد کے دلائل قرآن و حدیث ، علماء کے اقوال کے ساتھ ساتھ مخالفین ٹولے کے علماء کے اقوال بھی بیان کریں گے۔ پمفلٹ کا جواب ہم نے مندرجہ ذیل سوالوں میں ترتیب دیا ہے۔

1۔ کیا جشنِ میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بدعت ہے خرافات ہے؟

2۔ کیا ۱۲ ربیع الاوّل اصل یومِ میلاد نہیں ہے؟

3۔ کیا جشنِ میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا موجد بے دین بادشاہ تھا؟

اللہ رب العزت جلِ جلالہٗ سے دُعا ہے کہ مسلمانوں کو عقل سلیم عطا فرمائے تاکہ کھرے کھوٹے میں تمیز ہو سکے اور گھر گھر آقاءِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کے میلاد کے ڈنکے بجاتے رہیں اور ابلیسی ذریت کو جشنِ میلاد کے کوڑے مارتے رہیں اور یہ کہتے رہیں کہ۔

مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکرِ آیاتِ ولادت کیجئے

غیظ سے جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ (ﷺ) کی کثرت کیجئے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب ﷺ
اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

خاک در خاک خاکپائے اولیاء
ابوالعادل سید محمد عاقل ہمدانی قادری

جشنِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآنی آیات کی روشنی میں

اللہ رب العزت جلِ جلالہٗ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۔

(پ3،آلِ عمران،آیت نمبر81،سورۃ نمبر3)

ترجمہ کنزالایمان: " اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے اُن کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو ضرور ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اُس کی مدد کرنا، فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اُس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں"۔

معلوم ہوا کہ محفلِ میلاد کا انعقاد سنتِ الٰہیہ ہے اور سب سے پہلی محفل اللہ تعالیٰ جلِ شانہٗ نے منعقد فرمائی یہ کب منعقد ہوئی ؟ اس کی تاریخ معلوم کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔

اللہ تعالیٰ عزوجل نے سورۂ یونس میں ارشاد فرمایا۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۔

(پ11،یونس،آیت نمبر58،سورۃ نمبر10)

ترجمہ کنزالایمان:۔"تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے"۔

اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ یوں ارشار فرماتا ہے۔

وَ اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ ۔

(پ30،والضحی،آیت نمبر11،سورۃ نمبر93)

ترجمہ کنزالایمان :۔اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

اللہ عزوجل کی نعمتیں حدوشمار سے باہر ہیں خود فرماتا ہے۔

وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ لَا تُحۡصُوۡھَا ۔

(پ13،ابراہیم،آیت نمبر34،سورۃ نمبر13)

ترجمہ کنزالایمان :۔اور اگراللہ کی نعمتوں گنو تو شمار نہ کر سکو گے۔

مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ جلِ شانہٗ نے کسی نعمت پر احسان نہیں جتلایا۔ صرف اس عظیم نعمت پر احسان جتلایا جو اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں ہمیں عطا فرمائی۔ارشاد فرماتا ہے۔

ارشاد فرماتا ہے۔

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ۔

(پ4،ال عمران،آیت نمبر164،سورۃ نمبر3)

ترجمہ کنزالایمان :۔ بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر۔

قرآنی حکم سے پتہ چلا کہ کہ رب کی نعمت ملنے پر اُس کا چرچا کرنا چاہیے۔جب ہر نعمت کا چرچا ہو سکتا ہے تو پھر اُس عظیم نعمت کا چرچا جس کا احسان اللہ تعالیٰ عزوجل نے جتلایا، کیسے ناجائز ہو سکتا ہے۔احسان بھی مومنوں پر فرمایا تو مومن ہی اس نعمت عظمیٰ کا چرچا کریں گے۔ رہے منافق اور بغضِ نبوی رکھنے والے تو وہ کیوں چرچا کرنے لگیں گے۔

ہے سوچنے کی بات اِسے بار بار سوچ

یہ بھی حقیقت ہے کہ جب تک ذکرِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رہے گا قیامت نہیں آئے گی اور جب ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہیں رہے گا قیامت آجائے گی اور جب تک میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چرچے رہیں ذکرِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہوتا رہے گا۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاوّل
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط

جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احادیث مبارکہ کی روشنی میں

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس روزہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ذلك يوم ولدت فيه ويوم بعثت او انزل علي فيه۔

یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی اور اسی دن میں مبعوث ہوا۔ یا فرمایا: مجھ پر وحی نازل ہوئی۔

(ریاض الصالحین، جلد 2 حدیث نمبر 363 صفحہ نمبر 142)

* صحیح مسلم، جلد 2 حدیث نمبر 2646 صفحہ نمبر 88، کتاب الصیام، باب 338

* مشکوٰۃ المصابیح، جلد 1 حدیث نمبر 1946 صفحہ نمبر 443، کتاب الصیام

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :۔

میرے نزدیک محفلِ میلاد کی اصل احادیث میں آپ کا یہ عمل ہے کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے مدینہ منورہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے ولادت کی خوشی میں جانور ذبح کئے۔ بعض لوگوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس عمل کو عقیقہ قرار دیا تھا لیکن امام موصوف اس کا رد کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ عقیقہ تو آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب کر چکے ہیں۔اور عقیقہ زندگی میں دو بار نہیں کیا جاتا اس لئے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے اس عمل کو اس پر محمول کیا جائے گا کہ حضور علیہ السلام نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کے شکر کا اظہار کیا کہ اس نے آپ کو رحمۃ للعالمین

بنا کر بھیجا اور اپنی اُمت کے لئے اسے مشروع بنانے کے لئے بھی آپ نے یہ عمل فرمایا۔

(حسن المقصد فی عمل المولد۔199)

ایک اور حدیث پاک ملاحظہ کیجئے۔

حدثنا محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن یزید بن ابی زیاد عن عبداللہ بن الحارث عن المطلب بن ابی وداعۃ قال جاء العباس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کانہ سمع شیئا فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ علیک السلام قال انا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیر ھم ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقۃ ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیر ھم قبیلۃ ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیتا وخیرھم نفسا ھذا حدیث حسن۔

"حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے شاید انھوں نے کچھ سُنا تھا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے فرمایا۔ مَن اَنَا۔ میں کون ہوں تو فوراً سب نے جواباً (بآواز بلند نعرۂ رسالت لگایا) اور کہا، اَنتَ رَسُولَ اللّٰہ۔ آپ اللہ کے رسول ہیں (تب اگلی تقریر شروع فرماتے ہوئے) فرمایا۔ میں محمد ہوں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) عبداللہ کا بیٹا، وہ عبدالمطلب کے بیٹے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اِلیٰ آدم علیہ السلام) بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھ کو ان میں سے اچھی مخلوق میں بنایا پھر اس بہتر مخلوق کے دو حصے کئے تو مجھ کو اچھے حصے میں بنایا پھر اس اچھے حصے سے قبیلے بنائے تو مجھ کو سب سے

اچھے قبیلے میں بنایا پھر اس کے شہر و گھر بنائے تو مجھ کو ساری زمین کے اچھے شہر میں بنایا اور شہر و گھر میں بھی افضل۔ روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے"۔

(جامع ترمذی، جلد 2 حدیث نمبر 1541 صفحہ نمبر 666، ابواب المناقب، باب 509)
*مشکوٰۃ المصابیح، ج 3 حدیث نمبر 5509 صفحہ نمبر 123، کتاب الفتن

اس حدیث پاک نے بالکل آج کی مروجہ محفلِ میلاد کا نقشہ کھینچ دیا کہ جس طرح ہم اپنی محافل میں کسی عالم کی تقریر، وعظ ذکر میلاد شریف سے پہلے نعرۂ رسالت لگاتے ہیں۔ حضور اقدس (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے بھی ابتداءً نعرۂ فرمایا مَن انا، سب نے زور سے کہا اَنتَ رَسُولَ اللّٰہ۔ آج مسلمانوں نے اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے صرف اتنا فرق کر لیا کہ شخص کہتا ہے نعرۂ رسالت، تو سب کہتے ہیں یارسول اللہ۔ یہ فرق بھی صرف ابتدائی لفظ میں ہے کیونکہ وہاں فرق ضروری تھا۔ ورنہ جواب میں حقیقی فرق نہیں ہے کیونکہ اَنتَ رَسُولَ اللّٰہ اور یارسول اللہ دونوں ہی حاضر کے جملے ہیں۔ پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اگلا وعظ بالکل میلاد شریف ہے۔ آج مسلمان بھی اپنی محفل میلاد پاک میں ایسی ہی تقریریں اور نعتیں پڑھتے ہیں کہ وہ عبداللہ کا پیارا وہی آمنہ کا جایا وہی سب سے افضل وہی سب سے بہتر آیا۔

اور بھی احادیث مبارکہ ہیں جن سے میلاد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ثبوت ملتا ہے، سمجھ دار کے لئے اتنا ہی کافی ہے اور ضدی، ہٹ دھرم کیلئے دفتر بھی بیکار۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ ؕ

میلاد النبی ﷺ پر ائمہ اُمّت کے اقوال

﴿1﴾ محدث ابنِ جوزی رحمۃاللہ علیہ

اہل مکہ و مدینہ، اہل مصر، یمن، شام اور تمام عالم اسلام شرق تا غرب ہمیشہ سے حضور اکرم علیہ السلام کی ولادت سعیدہ کے موقعہ پر محافل میلاد کا انعقاد کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ اہتمام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے تذکرے کا کیا جاتا ہے اور مسلمان ان محافل کے ذریعے اجرِ عظیم اور بڑی روحانی کامیابی پاتے ہیں۔

(المیلاد النبوی۔58)

﴿2﴾ امام الحافظ سخاوی رحمۃاللہ علیہ

تمام اطراف و اکناف میں اہلِ اسلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینہ میں خوشی کی بڑی بڑی محفلوں کا انعقاد کرتے ہیں اس کی راتوں میں جی بھر صدقہ اور نیک اعمال میں اضافہ کرتے ہیں۔ خصوصاً آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی ولادت کے موقعہ پر ظاہر ہونے والے واقعات کا تذکرہ ان محافل کا موضوع ہوتا ہے جس کی برکات سے ان پر فضلِ عمیم کا ظہور ہوتا ہے۔

(سبل الھدیٰ جلد 1، صفحہ 439)

﴿3﴾ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

میرے نزدیک میلاد کے لئے اجتماع تلاوت قرآن ، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف واقعات اور ولادت کے موقعہ پر ظاہر ہونے والی علامات کا تذکرہ ان بدعات حسنہ میں سے ہے جن پر ثواب مُرتب ہوتا ہے کیونکہ اس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و محبت اور آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی آمد پر خوشی کا اظہار ہے۔

(حسن المقصد فی المولد فی الحاوی للفتاویٰ جلد ا، صفحہ 189)

﴿4﴾ امام ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

میلاد اور اذکار کی محفل جو ہمارے ہاں منعقد ہوتی ہیں اکثر خیر پر ہی مشتمل ہیں کیونکہ ان میں صدقات، ذکر الٰہی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ درود و سلام عرض کیا جاتا ہے۔

(، صفحہ)

﴿5﴾ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینہ میں محفل میلاد کا انعقاد تمام عالم اسلام کا ہمیشہ سے معمول رہا ہے اس کی راتوں میں صدقہ خوشی کا اظہار اور اس موقعہ پر خصوصاً آپ (صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی ولادت پر ظاہر ہونے والے واقعات کا تذکرہ مسلمانوں کا خصوصی معمول ہے۔

(ماثبت من السنتہ۔102)

﴿6﴾ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مکہ معظّمہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت کے دن میں ایک ایسی میلاد کی محفل میں شریک ہوا جس میں لوگ آپ کی بارگاہ میں ہدیہ درود وسلام عرض کر رہے تھے اور وہ واقعات بیان کررہے تھے جو آپ (ﷺ) کی ولادت کے موقعہ پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے ہوا تو اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر انوار و تجلیات کی برسات شروع ہو گئی، انوار کا یہ عالم تھا کہ مجھے اس بات کی ہوش نہیں کہ میں نے ظاہری آنکھوں سے دیکھا تھا یا فقط باطنی آنکھوں سے، بہرحال جو بھی ہو میں نے غور و خوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ انوار ان ملائکہ کی وجہ سے ہیں جو ایسی مجالس پر مامور کیئے گئے ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ کے ساتھ ساتھ رحمتِ باری تعالیٰ کا نزول بھی ہو رہا تھا۔

(فیوض الحرمین۔80-81)

یہی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی دوسرے مقام پر اپنے والد گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

میں ہمیشہ ہر سال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد کے موقعہ پر کھانے کا اہتمام کرتا تھا لیکن ایک سال میں کھانے کا انتظام نہ کر سکا۔ہاں کچھ بُھنے ہوئے چنے لے کر میلاد کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ رات کو میں نے دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑی خوشی کی حالت میں تشریف فرما ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں۔

(الدرالثمین۔40)

7 حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حاجی صاحب اپنا معمول بیان فرماتے ہیں۔
فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ برکات کا ذریعہ سمجھ کر کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ۔9)

8 شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ربیع الاوّل کی برکت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد شریف سے ہے جتنا اُمت کی طرف سے سرکار کی بارگاہ میں درودوں اور طعاموں کا ہدیہ پیش کیا جاتا ہے۔ اتنا ہی اُمت پر آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔

(فتاویٰ عزیزی جلد1، صفحہ 163)

غور فرمایئے کہ جب ائمہ اُمت کے نزدیک میلاد شریف جائز ہے اور باعث برکات ہے تو آج ابلیسی ذریت انکار کرے تو کرے مسلمان تو انکار نہیں کر سکتا۔اِن ائمہ اُمت پر اپنے بیگانے سب اعتماد رکھتے ہیں۔سوچیۓ آپ کواِن ائمہ اُمت کی بات کو ماننا ہے یااِن گمراہ لوگوں کی جو اُمت میں فتنہ و فساد کا بیج بو رہے ہیں اور اجماع کے ہوتے ہوئے اپنی راہ کو دین حق سے ہٹا کر گمراہی کے راستے پر لے جارہے ہیں۔اللہ تعالیٰ جلِ شانہٗ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دامن سے وابستہ رکھے آمین۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ اَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ○

عید میلاد النبی ﷺ کا ثبوت مخالفین کے گھر سے

﴿1﴾ احسان الٰہی ظہیر

مولد نبوی کی تعظیم اور اسے عید منانے کا بعض لوگوں کو ثواب عظیم حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ ثواب ان کی نیت کی نیکی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کی وجہ سے ہوگا۔

(ہفت روزہ اہلحدیث لاہور، 7-15 مئی 1970ء)

﴿2﴾ مولانا مودودی صاحب

ہم نے (عید میلاد النبی ﷺ کی تقریب سعید پر) رسول پاک ﷺ کی شان میں نکالے جانے والے جلوسوں کی کبھی مخالفت نہیں کی اور نہ اس روز نکالنے والے جلوسوں کے خلاف کبھی کوئی بیان دیا ہے۔ اگر ان جلوسوں میں اس طرح کی (غیر شرعی چمٹا باجا وغیرہ) چیزیں نہ ہوں تو ان میں شرکت کرنی چاہیے۔

(روزنامہ امروز، مشرق، 11ربیع الاوّل 1390ھ، 18 مئی 1970ء)

مولانا مودودی نے ایک اور عید میلاد النبی ﷺ پر پیغام دیتے ہوئے کہا ہے کہ :۔

ربیع الاوّل وہ مبارک مہینہ ہے جس میں خلاصہ کائنات ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ الخ

(روزنامہ امروز، مشرق، 19 مئی 1770ء، 12 مارچ 1960ء)

مولانا مودودی نے ایک اور جگہ کہا کہ :۔

عید میلاد النبی ﷺ تمام انسانوں کے لئے رحمت کا یومِ میلاد ہے ۔الخ

(روزنامہ نوائے وقت لاہور، 19 مئی 1970ء، 12 مارچ 1960ء)

﴿3﴾ مولوی احمد علی لاہوری

17 دسمبر 1979ء کو عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلہ میں آپ سے بورسٹل جیل تشریف لے جانے کی استدعا کی گئی ۔ بے حد مصروفیات کے باوجود آپ نے آنے کا وعدہ فرمایا۔

(ہفت روزہ خدام الدین 22 فروری ء)

﴿4﴾ شورش کاشمیری

اہلحدیث کے مایہ ناز مبلغ و ممدوح نے 17 جولائی 1964ء کو عید میلاد النبی ﷺ کی تقریب سعید پر ہفت روزہ چٹان کا رحمۃ اللعلمین نمبر پیش کیا۔ اور ہماری طرف سے اہلِ پاکستان کو عید میلاد النبی کی تقریب سعید مبارک ہو کے الفاظ سے اس تقریب سعید کو خراج عقیدت پیش کیا۔

(چٹان 17 جولائی 1964ء)

﴿5﴾ نواب صدیق حسن خان بھوپالی

اس میں کیا بُرائی ہے اگر ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع یا ہر ماہ میں التزام اس کا کرلیں کہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظ سیرت و

سمت و دل و ہدی و آنحضرت ﷺ کا کریں۔ پھر ایّامِ ماہ ربیع الاوّل کو بھی خالی نہ چھوڑیں اور ان روایات واخبار وآثار کو پڑھیں پڑھائیں جو صحیح طور پر ثابت ہیں۔

(الشمامۃ العنبریہ من خیر المولد البریہ صفحہ، 5)

﴿6﴾ ہفت روزہ اہلحدیث لاہور

ہفت روزہ اہلحدیث لاہور اپنی ایک اشاعت میں رقمطراز ہے کہ :۔

ملک میں حقیقی اسلامی تقریبات کی طرح یہ بھی (عید میلاد النبی ﷺ) ایک اسلامی تقریب ہی شمار ہوتی ہے اور اس امر واقعہ سے آپ بھی انکار نہیں کر سکتے کہ اب ہر برس ہی ۱۲ ربیع الاوّل کو اس تقریب کے اجلال و احترام میں سرکاری طور پر ملک بھر میں تعطیل عام ہوتی ہے اور آپ اگر سرکاری ملازم ہیں تو اپنے منہ سے اس کو ہزار بار بدعت کہنے کے باوجود آپ بھی یہ چھٹی مناتے ہیں اور آئندہ بھی یہ جب تک یہاں چلتی ہے۔آپ اپنی تمام تر اہلحدثیت کے باوجود یہ چھٹی مناتے رہیں گے۔ خواہ کوئی ہزار منہ بنائے دس ہزار بار ناراض ہوکر بگڑے۔جب تک خُدا تعالےٰ کو منظور ہوا یہاں اس تقریب کی کارفرمائی ایک امر واقعہ ہے انشاء اللہ تعالےٰ۔

(ہفت روزہ اہلحدیث لاہور۔ 27 مارچ 1981ء)

بات طویل ہوتی جارہی ہے انہی عبارات پر اکتفا کرتا ہوں کیونکہ سمجھ دار کے لئے ایک حوالہ ہی کافی ہے، ضدی اورہٹ دھرم کے لئے دفتر بھی بیکار۔آیئے اب اُن

اعتراضات کے جوابات ملاحظہ کیجئے جو یہ لوگ جشنِ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کرتے ہیں۔ جوابات پمفلٹ کے حساب سے حاضر خدمت ہیں۔

اعتراض نمبر 1:۔ جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدعت ہے خرافات ہے۔

جواب:۔ علماء کرام کے اقوال سے ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ یہ عمل باعثِ خیر وبرکت ہے اور ساتھ ساتھ قرآن و حدیث سے بھی یہ عمل ثابت کر چکے ہیں۔ لہٰذا اس عمل کو خرافات کہنے کا رد ہم مذکورہ بالا حوالوں سے کر چکے ہیں۔ رہ گئی بدعت اس کے متعلق کچھ عرض کرتے ہیں کیونکہ کچھ لوگوں نے طوطے کی طرح بدعت بدعت کی رٹ لگا رکھی ہے ۔ پہلے ایک مثال ملاحظہ کیجئے۔ جیسے اصل مقصود ہے نماز پڑھنا مسجد میں، خواہ مسجد کی ہیآت کی کتنا تبدیلیاں آگئی ہیں۔ ایسے ہی نماز پڑھنا مسجد میں، خواہ مسجد کی ہیآت کی کتنا ہی تبدیلیاں ہو جائیں اور ہو گئی ہیں وغیرہ۔ اب اگر کسی کو نماز نہ پڑھنے کی بیماری ہو تو وہ کہے کہ میں تو ٹونٹیوں پر وضو نہیں کرتا کہ یہ بدعت ہے اور پانی بھی ٹینکی کا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ایسے ہی کہے کہ میں مسجد میں نہیں جاتا کیونکہ یہ مسجد بدعت کی اَن گنت باتوں پر مشتمل ہے اس سے ہر انسان یقین کرے گا کہ اسے نماز نہیں پڑھنی ہے صرف عذر کر رہا ہے۔ ایسے ہم کہیں گے کہ ان لوگوں کو نبی علیہ السّلام کے اعزاز واکرام سے ضد ہے۔ بدعت کا صرف عذر ہے ورنہ کس کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری پر اہلِ اسلام کو کتنا خوشی ہے وہ خوشی جس طریقہ سے ہو۔

متشددین محفل میلاد کے انعقاد کو بدعت کہتے ہیں اور بدعت بھی وہ جو مذمومہ ہے، ضلالت ہے بیشک حدیث پاک میں بدعت سے اجتناب اور پرہیز کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ غور طلب امر یہ ہے کہ بدعت کا مفہوم کیا ہے اگر بدعت کا مفہوم یہ ہے کہ وہ عمل

جو عہد رسالت میں اور عہد خلافت راشدہ میں نہ تھا اور اس کے بعد ظہور پذیر ہوا وہ بدعت ہے اور بدعت مذمومہ ہے اور اس پر عمل کرنے والا گمراہ ہے اور دوزخ کا ایندھن ہے تو پھراِس کی زد سے بچ نہیں سکے گا۔ یہ علوم جن کی تدریس کے لئے بڑے بڑے مدارس اور جامعات اور یونیورسٹیاں قائم کی گئی ہیں اور جن پر کروڑہا روپیہ خرچ کیا جارہا ہے ان علوم میں سے بیشتر وہ علوم ہیں جن کا خیر القرون میں یا تو نام ونشان ہی نہ تھا اور اگر تھا تو اس کی موجودہ صورت کا کہیں وجود نہ تھا صرف ، نحو، معانی، بلاغت، اصول فقہ، اصولِ حدیث یہ تمام علوم بعد کی پیداوار ہیں۔ کیا جن علماء و فضلا نے ان کو مدون کیا اور اپنی گراں قدر زندگیاں، اپنی قیمتی صلاحتیں اور اوقات ان کو معراج کمال تک پہنچانے کے لئے اور ان کی نوک پلک سنوارنے کے لئے صرف کئے، کیا وہ سب بدعتی تھے اور اس بدعت کے ارتکاب کے باعث وہ سب ان حضرات کے فتویٰ کے مطابق جہنم کا ایندھن بنے۔ پھر گذشتہ چودہ صدیوں میں اسلام کے دامن میں کون رہ جاتا ہے جسے جنت کا مستحق قرار دیا جائے۔ اسی طرح علوم قرآن و سنت اور فقہ کی تدوین تو خیر القرون میں نہیں کی گئی تھی۔ یہ بھی بعد میں آنے والے علماء و فضلاء کی شبانہ روز جگرکاریوں اور کاوشوں کا ثمر ہے۔ پھر یہ علوم جن کا وجود ہی مجسمہ بدعت ہے کی تدریس کے لئے جامعات اور یورنیورسٹیاں آج تک تعمیر کی گئیں یا اب بھی تعمیر کی جارہی ہیں اور ان پر کروڑہا روپیہ خرچ کیا جارہا ہے۔ کیا یہ سب تعلیمات دین کی خلاف ورزی ہے اور غضب الٰہی کو دعوت دینے کا باعث ہے۔ یہ عظیم الشاں مسجدیں اور ان کے فلک بوس مینار اور ان کے مزین محراب، عہد رسالت میں کہاں تھے کیا ان سب کو آپ گرادینے کا حکم دیں گے۔ کیا آپ قامع بدعت کہلانے کے جنون میں اپنی فوج سے توپیں، ٹینک، بمبار طیارے سب چھین لیں گے اور اس کے بجائے انہیں تیر و کمان دے کر میدان جنگ میں جھونک دیں گے۔ جو بدعت کی آپ نے تعریف کی ہے وہ تو ان تمام چیزوں کو اپنی لپیٹ

میں لئے ہوئے ہے، کیا اسلام جو دینِ فطرت ہے اس کی ہمہ گیر تعلیمات اور اس کی جہاں پرور روح کو آپ اپنے ذہن کے تنگ زنداں میں بند کرنے کی ناکام کوشش میں اپنا وقت ضائع کرتے رہیں گے۔

ہم اِن حضرات کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ علماءِ اسلام نے بدعت کی جو وضاحت اور تشریح کی ہے اس کو پیشِ نظر رکھا جائے تو اس قسم کے توہمات سے انسان کا واسطہ ہی نہیں پڑتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں۔

1۔ واجب

2۔ مستحب

3۔ مباح

4۔ مکروہ

5۔ حرام

واجب:۔

اس نئی چیز میں کوئی مصلحت ہو تو وہ واجب ہے جیسے علوم صرف و نحو کی تعلیم و تدریس اور اہلِ زیغ و باطل کا رد۔ اگرچہ یہ علوم عہد رسالت میں موجود نہ تھے لیکن قرآن و سنت اور دین کو سمجھنے کے لئے اب ان کی تعلیم اور تدریس واجبات دینیہ میں سے ہے اسی طرح جو باطل فرقے اس زمانہ میں ظاہر نہیں ہوئے تھے بلکہ بعد میں موجود ہوئے ان کی تردید آج کل کے علماء پر فرض ہے۔

مستحب:۔

وہ چیزیں جن میں لوگوں کی بھلائی بہتری اور فائدہ ہے وہ مستحب ہیں جیسے سراؤں کی تعمیر تاکہ مسافر وہاں آرام سے رات بسر کر سکیں یا میناروں پر چڑھ کر اذان دینا

تاکہ مؤذن کی آواز دور دور تک پہنچ سکے یا عام مدارس کا قیام تاکہ علم کی روشنی ہر سو پھیلے۔
یہ مستحبات اور مندوبات میں سے ہے۔

مباح:۔

مباح۔ جیسے کھانے پینے میں وسعت اور فراخی، اچھا لباس پہننا، آٹا چھان کر استعمال کرنا یہ مباحات شرعیہ ہیں اگرچہ عہد رسالت میں اَن چھنے آٹے کی روٹی استعمال ہوتی تھی۔ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خود بھی اَن چھنے آٹے کی روٹی تناول فرمایا کرتے۔ لیکن اگر کوئی شخص آٹا چھان کر روٹی پکاتا ہے تو یہ اس کے لئے مباح ہے بدعت اور گمراہی نہیں تاکہ اس کو دوزخی ہونے کی یہ حضرات بشارت سنائیں۔

مکروہ:۔

وہ کام جس میں اسراف ہو وہ مکروہ ہیں۔ اس طرح مساجد اور مصاحف کی غیر ضروری زیب وزینت۔

حرام:۔

حرام۔ ایسا فعل جو کسی سنت کے خلاف ہو اس میں کوئی شرعی مصلحت نہ ہو۔

امام ابو زکریا محی الدین بن شرف النودی نے شرح مسلم اور تہذیب الاسماء واللغات میں لفظ بدعت پر سیر حاصل بحث کی ہے جس کے مطالعہ کے بعد اس کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے اور طرح طرح کے شبہات جو اذھان و قلوب کو پریشان کرتے ہیں خود بخود کافور ہو جاتے ہیں۔ تہذیب الاسماء واللغات کی چند سطور ناظرین مطالعہ کے لیے یہاں ترجمہ نقل کر رہا ہوں تاکہ وہ اِسے غور سے پڑھیں اور اپنی تسلی کر لیں۔

شریعت میں بدعت اس کو کہتے ہیں کہ ایسی نئی چیز پیدا کرنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں نہیں تھی اور اس کی دو قسمیں ہیں، بدعت حسنہ، بدعت قبیحہ۔ علامہ ابو محمد عبدالعزیز بن عبداللہ رحمتہ اللہ تعالی ورضی اللہ عنہ جن

کی امامت پر اور جلالت شان پر ساری امت متفق ہے اور تمام علوم میں ان کی مہارت اور براعت کو سب تسلیم کرتے ہیں انہوں نے اپنی تصنیف کتاب القواعد کے آخر میں بیان کیا ہے کہ بدعت کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔ واجب، حرام، مستحب، مکروہ، مباح۔

محفل میلاد کے انعقاد میں نہ کسی سنت ثابتہ کی خلاف ورزی ہے اور نہ کسی فعل حرام کا ارتکاب ہے بلکہ یہ نعمتِ خداوندی پر اس کا شکر ہے اور شکر ادا کرنا کثیر آیات سے ثابت ہے۔

یہاں پر ایک حدیث جواز کے لئے آپکی خدمت میں پیش کرتا ہوں پڑھئے اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیجئے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالتماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

من سن فی الاسلام سنة حسنة فعمل بها بعده كتب له مثل اجر من عمل بها ولا ينقص من اجورهم شیء ومن سن فی الاسلام سنة سیءة فعمل بها بعده كتب عليه مثل وزر من عمل بها ولا ينقص من اوزارهم شیء۔

جو بھی شخص اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے گا اور بعد میں جتنے لوگ اِس پر عمل پیرا ہوں گے ان سب کا ثواب اسے بھی ملے گا اور عاملین کے ثواب میں کمی بھی نہ ہوگی اور جو شخص اسلام میں بُرا کام جاری کرے گا اس پر جو بعد میں عمل کرے گا اس کا گناہ بھی اسے ملے گا اور ان کے گناہ میں بھی کمی نہ ہوگی۔

(صحیح مسلم، جلد 3 حدیث نمبر 6674 صفحہ نمبر 500)

ایک اور حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

من دعا الی ھدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلك من اجورھم شیئا ومن دعا الی ضلالة کان علیه من الاثم اثام من تبعه لا ینقص ذلك من اثامهم شیئا ۔

جس نے کسی ہدایت و خیر کی طرف بُلایا اس پر چلنے والوں کا اس کو اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہ ہو گی اور جس نے کسی گمراہی کی طرف بلایا اس پر چلنے والوں کا گناہ اسے ہو گا اور ان کے گناہ میں بھی کمی نہ کی جائے گی۔

(صحیح مسلم، جلد 3 حدیث نمبر 6678 صفحہ نمبر 501)

اِن احادیث مبارکہ کے الفاظ یہ اصول دے رہے ہیں جو کام روح اور فکرِ شریعت کے منافی نہ ہو وہ خیر ہے اور اِسے جاری کرنا اور اس پر عمل کرنا خیر ہی خیر ہے اور جو کام روح شریعت کے منافی ہو اسے جاری کرنا اور اس پر عمل کرنا سراپا عذاب و وبال ہے۔ امام شامی نے اِن احادیث کے تحت فرمایا۔

اہل علم نے فرمایا کہ اِن احادیث میں اسلام کا بنیادی قاعدہ بیان ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو بُرائی ایجاد کرتا ہے اس بُرائی کا ارتکاب کرنیوالے کا گناہ اس پر ہو گا اور ہر وہ شخص جس نے خیر کا کام ایجاد کیا اس پر چلنے والوں کا اجر قیامت تک اسے بھی ملے گا۔

(مقدمہ فتاویٰ شامی)

الغرض جو کام اصول و قواعد شریعت کے تحت ہے وہ جائز اور جو کام شریعت کے ضوابط و قواعد سے ٹکرا جائے وہ ناجائز ہو گا۔ بدعت کا یہی شرعی معنیٰ آج تک اسلاف کرتے چلے آرہے ہیں۔ مگر ہم یہاں صرف دیوبندیوں کے مولانا محمد سرفراز خان صفدر کا حوالہ پیش کرتے ہیں تا کہ سند رہے۔

مولانا سرفراز خان صفدر دیوبندی بدعتِ حسنہ اور بدعتِ سئیہ کے تحت لکھتے ہیں۔

بدعت کی دو قسمیں ہیں۔ لغوی بدعت اور شرعی بدعت۔ لغوی بدعت ہر اس نو ایجاد کا نام ہے جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد پیدا ہوئی ہو ، عام اس سے کہ وہ عبادت ہو عادت اوراس کی پانچ قسمیں ہیں۔ واجب، مندوب، حرام، مکروہ، مباحا۔۔اور شرعی بدعت وہ ہے جو قرونِ ثلاثہ کے بعد پیدا ہوئی ہو اور اس پر قولاً ، فعلاً، صراحۃً اور اشارۃً کسی طرح بھی شارح کی طرف سے اجازت موجود نہ ہو یہی وہ بدعت ہے جس کو بدعت ضلالۃ اور بدعت قبیحہ اور بدعت سئیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور علماء نے اس کی تصریح کی ہے۔ملاحظہ کیجئے۔

بدعت کی دو قسمیں ہیں ایک لغوی بدعت دوسری شرعی بدعت۔ لغوی بدعت ہر نو ایجاد کا نام ہے جو عادت اور ایسی بدعت کی پانچ قسمیں کی جاتی ہیں اور دوسری وہ بدعت ہے جو طاعت کی حد میں کسی مشروع امر پر زیادت (یا کمی) کی جائے مگر ہو قرونِ ثلاثہ کے ختم ہونے کے بعد اور زیادتی شارع کے اذن سے نہ ہو۔ نہ اس پر شارع کا قول موجود ہو اور نہ فعل نہ صراحت اور نہ اشارہ اور بدعت ضلالۃ سے یہی مُراد ہے۔

(راہِ سنت صفحہ 99)

ہم اب یہاں پر چند اُن بدعات کا ذکر کرتے ہیں جو یہ حضرات کر کے بد عتی بنتے ہیں اور شیرِ مادر کی طرح ہضم کر جاتے ہیں۔

1۔ ختم بخاری شریف جو خیر القرون میں نہ تھا۔
2۔ مقررین کیلیئے زاد راہ بھیجنا، اُن کے استقبال کو جانا۔
3۔ جلسوں کے رنگ برنگے اشتہار چھاپنا۔
4۔ لاؤڈ سپیکر استعمال کرنا۔
5۔ نماز کی نیت زبان سے کرنا۔
6۔ قرآن مجید کو تیس پاروں پر تقسیم کرنا۔
7۔ نماز عید کے خطبہ کے بعد دُعا مانگنا۔
8۔ اپنے مکتبہ فکر کے مولویوں کا یوم پیدائش منانا۔
9۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یوم ولادت منانا۔
10۔ ہر تلاوت وعظ وغیرہ میں صدق اللہ العلی العظیم پڑھنا جو کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

مزید طوالت سے بچنے کے لئے صرف یہیں پر اپنے قلم کو روکتا ہوں۔ فیصلہ کرنا آپ کے ضمیر کا کام ہے۔

اعتراض نمبر 2:۔ 12 (بارہ) ربیع الاوّل اصل تاریخ ولادت نہیں ہے۔

جواب:۔ یہ بات اُس شخص کے لئے شرم کا باعث ہونی چاہیے کہ کم از کم جو بات وہ کہہ رہا ہے اُس کو دلیل سے ثابت کرے۔ بغیر دلیل یہ کہہ دینا کہ تمام لوگ اس پر متفق ہیں کہ ۱۲ ربیع الاوّل کی تاریخ یوم ولادت نہیں۔ پتہ تو چلے وہ کون لوگ ہیں اُن کی حقیقت کیا ہے۔ آؤ ہم بتاتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاوّل یوم ولادت کا دن ہے اور اس پر علماء کا اتفاق ہے۔ جبھی تو علماء کرام، صوفیاءِ عظام عرصہ دراز سے جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم بڑے جوش و خروش، عقیدت و محبت سے مناتے چلے آرہے ہیں اور ابلیسی ذریت کو یونہی جلاتے، تڑپاتے رہے ہیں اور رہیں گے۔ یوم ولادت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اُن کے بڑے گروہ (مرشد) کا کیا حال تھا ملاحظہ کیجئے۔ علامہ ابوالقاسم سہیلی (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) لکھتے ہیں۔

> ابلیس ملعون زندگی میں چار مرتبہ چیخ مار کر رویا۔ پہلی مرتبہ جب اس کو ملعون قرار دیا گیا، دوسری مرتبہ جب اسے بلندی سے پستی کی طرف دھکیلا گیا، تیسری مرتبہ جب سرکار دو عالم (ﷺ) کی ولادت باسعادت ہوئی، چوتھی مرتبہ جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی۔

(روض الانف ج1، ص181)

معلوم ہوا کہ میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جلن پہلے گُرو کو تھی اور اب اُس کے چیلے یہ رول ادا کر رہے ہیں۔ اِسی سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں اور حق و باطل میں امتیاز کر سکتے ہیں۔ اب آپ کو اُن علماءِ کرام کی بارگاہ میں لئے چلتا ہوں جن کی شانِ جلالت و علمیت کا پُورا زمانہ معترف ہے۔

1۔ امام اسماعیل بن کثیر رحمتہ اللہ علیہ

امام اسماعیل بن کثیر علیہ الرحمۃ اپنی کتاب السیرت النبویہ پر لکھتے ہیں۔

روایت کیا اس تاریخ کو ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب حضرت عفان سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن میناء سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت جابر سے اور ابنِ عباس سے۔ بے شک ان دونوں نے فرمایا کہ آقاءِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد پاک فیل کے حملے والے سال ہوا (دو ماہ بعد) پیر کے دن بارہ (12) ربیع الاوّل شریف اِسی پیر

کے دن ہی آپ کی وفات شریف ہوئی۔ تمام علماءِ اسلام کے نزدیک (جمہور کے نزدیک) یہی مشہور ہے۔ واللہ اعلم۔

(السیرت النبویہ صفحہ،199)

2۔ امام ابن جریر طبری رحمتہ اللہ علیہ

جو فقید المثال مفسر، بالغ نظر مؤرخ بھی ہیں وہ اس بارے میں لکھتے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سوموار (پیر) کے دن ربیع الاوّل شریف کی بارہویں تاریخ کو عام الفیل میں ہوئی۔

(تاریخ طبری جلد 2 صفحہ 125)

3۔ علامہ ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ

جو علم تاریخ اور فلسفہ تاریخ میں امام تسلیم کئے جاتے ہیں۔ بلکہ فلسفہ تاریخ کے موجد بھی ہیں وہ لکھتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت با سعادت عام الفیل کو ماہ ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔ نوشیرواں کی حکمرانی کا چالیسواں سال تھا۔

(تاریخ ابنِ خلدون جلد 2 صفحہ 710)

4۔ علامہ ابن ہشام رحمتہ اللہ علیہ

مشہور سیرت نگار علامہ ابنِ ہشام (متوفی 213ھ) عالم اسلام کے سب سے پہلے سیرت نگار امام محمد بن اسحاق سے اپنی السیرۃ النبوۃ میں رقمطراز ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سوموار (پیر) بارہ ربیع الاوّل کو عام الفیل میں پیدا ہوئے۔

(السیرۃ النبویہ ابنِ ہشام، جلد 1، صفحہ 171)

5۔ علامہ ابوالحسن علی بن محمد الماوردی رحمتہ اللہ علیہ

جو علم سیاست کے ماہرین میں سے ہیں اور جن کی کتاب الاحکام السلطانیہ آج بھی علم سیاست کے طلبہ کے لئے بہترین ماخذ ہے۔ اپنی کتاب اعلام النبوۃ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

واقعہ اصحاب فیل کے پچاس روز بعد اور آپ کے والد کے انتقال کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام بروز سوموار بارہ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے۔

(اعلام النبوۃ صفحہ، 192)

علوم قرآن و سنت اور فن تاریخ کے یہ وہ جلیل القدر علماء ہیں جنہوں نے بارہ ربیع الاوّل کو یوم میلاد مصطفیٰ علیہ اطیب التحیہ والثنا تحریر کیا ہے اور دیگر اقوال کا ذکر تک نہیں کیا۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک صحیح اور معتمد علیہ یہی ہے۔

6۔ محمد الصادق

دورِ حاضر کے سیرت نگار محمد الصادق ابراہیم عرجون، جو جامعہ ازہر مصر کے کلیتہ اصول الدین کے عمید رہے ہیں تحریر فرماتے ہیں۔

کثیر التعداد ذرائع سے یہ بات صحیح ثابت ہو چکی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بروز دوشنبہ بارہ ربیع الاوّل عام الفیل

کسریٰ نوشیرواں کے عہد حکومت میں تولد ہوئے اور ان علماء کے نزدیک جو مختلف سمتوں کی آپس میں تطبیق کرتے ہیں انہوں نے عیسوی تاریخ میں 20 اگست 570ءبیان کی ہے۔

(محمد رسول اللہ، جلد1، صفحہ 102)

7۔ علامہ محمد رضا

جو قاہرہ یونیورسٹی کی لائبریری کے امین تھے انہوں نے اپنی کتاب محمد رسول اللہ میں لکھا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سوموار کی دن فجر کے وقت ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ کو بمطابق بیس اگست 570ء عیسوی پیدا ہوئے۔ اہل مکہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقام ولادت کی زیارت کے لئے اِسی تاریخ کو جایا کرتے ہیں۔

(محمد رسول اللہ، جلد2، صفحہ 19)

مخالفینِ میلاد کے گھر کی گواہی

8۔ مفتی محمد شفیع دیوبندی

الغرض جس سال اصحاب فیل کا حملہ ہوا اس کے ماہ ربیع الاوّل کی بارھویں تاریخ کے انقلاب کی اصل غرض آدم اولاد آدم کا فخر، کشتی نوح کی حفاظت کا راز، ابراہیم کی دُعا، موسیٰ و عیسیٰ کی پیش گوئیوں کا

مصداق یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ ﷺ رونق
افزائے عالم ہوتے ہیں۔

(سیرت خاتم الانبیاء صفحہ 18)

9۔ نواب محمد صدیق حسن خان بھوپالی

ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر روز دو شنبہ دوازدہم (12) ربیع الاوّل عام الفیل کو ہوئی جمہور کا یہی قول ہے۔ ابن جوزی نے اس سے اتفاق کیا ہے۔

(الشمامۃ العنبریہ مولد خیر البریہ صفحہ،7)

اعتراض نمبر 3:۔ جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا موجد ایک بے دین بادشاہ اور ایک بدعتی مولوی تھا۔

جواب:۔ یہ کتنی بددیانتی ہے کہ ایسے نیک شخص پر یہ الزام لگایا جاتا کہ وہ بے دین تھا، بدعتی تھا، ظالم تھا وغیرہ وغیرہ صرف اس لئے کہ اُس نے کائنات کے آقا، اللہ تعالیٰ عزوجل کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جشن میلاد منایا۔ جو اِن حضرات کے نزدیک ناقابل معافی جرم ہے۔

حالانکہ شاہ اربل مظفر ابو سعید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سلطان غازی صلاح الدین ایوبی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا بہنوئی تھااور صلاح و تقویٰ و طہارت میں صلاح الدین ایوبی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے دو قدم آگے تھا،اُس نیک دل بادشاہ نے اپنی سلطنت چلانے کے لئے اپنا مشیر کار سیدنا شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی شخصیت کو منتخب

کیا۔ کیا اُس شخص کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ بے دین تھا، بدعتی تھا، ظالم تھا۔
یہاں پر چند علماءِ کرام کے اقوال ملاحظہ کیجئے۔

1۔ **حافظ ابنِ کثیر** رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ :۔ کے الفاظ ملاحظہ ہوں کہ :۔

وہ ایک سخی، عظیم سردار اور بزرگ بادشاہ تھا اور اس کے تمام کام بہت اچھے تھے۔ بادشاہ مظفر ابو سعید ربیع الاوّل میں ایک عظیم الشّان محفلِ میلاد منعقد کرتے اور وہ نہایت بہادر، جرات مند، دانا اور عادل حاکم تھے۔

(الحاوی للفتاویٰ جلد 1، صفحہ 189)

2۔ **امام جلال الدین سیوطی** رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حسن المقصد میں لکھتے ہیں۔

اربل کا حاکم مظفر ابو سعید ان حکمرانوں میں سے ایک ہے جو نہایت ہی صاحب شرافت اور بڑی سخی شخصیت ہیں اور ان کے لئے نہایت ہی اچھے آثار ہیں۔

(حسن المقصد)

3۔ **سبط ابن الجوزی** رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مراۃ الزمان میں رقمطراز ہیں کہ :۔

محفلِ میلاد پر کثرت کے ساتھ خرچ کرنے کے علاوہ مہمان نوازی پر ایک لاکھ دینار خرچ کرتا اور اس میں ہر شعبہ زندگی کے لوگ ہوتے۔ اِسی طرح ہر سال دو لاکھ دینار دے کر فرنگیوں سے اپنے

مسلمان قیدی رہا کراتا جن کی کل تعداد ساٹھ ہزار ہے۔ حرمین کے نگہداشت اور حجاج کے لئے پانی مہیا کرنے کے لئے تین ہزار دینار سالانہ۔ یہ ان صدقات کے علاوہ ہے جو وہ مخفی طور پر خرچ کیا کرتا۔
اِس کی اہلیہ ربیعہ خاتوں بنتِ ایوب (جو سلطان ناصر صلاح الدین کی ہمشیرہ تھی) بیان کرتی ہے کہ میرے خاوند کی قمیص موٹے کھدّر کی ہوتی تھی جس کی قیمت پانچ درہم سے زیادہ نہ تھی۔ ایکبار میں نے اس سلسلہ میں ان سے بات کی تو انھوں نے کہا کہ میرے لئے پانچ درہم کا کپڑا پہن کر باقی صدقہ و خیرات کر کر دینا اس سے کہیں بہتر ہے کہ میں قیمتی کپڑے اور لباس پہنا کروں اور کسی فقیر اور مسکین کو خیر باد کہہ دوں۔

(الحاوی للفتاویٰ جلد 1، صفحہ 190)

اِس نیک دل، صاحب تقویٰ اور رعایا کے غمگسار بادشاہ نے فوت ہوتے وقت وصیّت کی کہ مجھے حرمین شریفین میں دفن کیا جائے۔

اِس کے بعد اگر کوئی شخص ایسے حاکم کو بے دین، عیاش، ظالم، بدعتی کہتا ہے تو اُس کو اپنی قبر یاد رکھنی چاہیے اور اُس دن کا انتظار کرنا چاہیے جب تمام حقائق طشت از بام ہو کر سامنے ہوں گے۔ رہا معاملہ شیخ الحافظ ابوالخطاب بن دحیہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا، تو وہ بھی مسلّم فاضل تھے ان کے بارے میں ابنِ خلکان لکھتے ہیں۔
"وہ نہایت ہی جیّد عالم اور مشاہیر فضلاء میں سے تھے"۔

(الحاوی للفتاویٰ جلد 1، صفحہ 190)

جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلے میں یہ چند حقائق ہم نے آپکی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں فیصلہ کرنا تو آپ کا کام ہے کہ آپ کو حق کدھر نظر آتا ہے اور باطل کدھر۔

اِس پُر فتن دور میں جبکہ ایک اسلام کے اَن گنت اسلام بنا دیئے ہیں تو اِن بزرگوں والا اسلام ہی راہِ ہدایت ہے اور باقی سب شراب کی بوتلوں پر شربتِ صندل یا بزوری وغیرہ کے لیبل لگانے کی طرح ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔

ترجمہ کنزالایمان:۔ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ اُن کا جن پر تو نے احسان کیا۔

(الفاتحہ،پ1آیت نمبر5۔6سورۃ نمبر1)

دوسری جگہ اللہ رب العزت جل جلالہ نے اِس احسان یافتہ جماعت کی یوں نشاندہی فرمائی ہے۔

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۔

ترجمہ کنزالایمان:۔جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔

(النساء پ5،آیت نمبر69سورۃ نمبر4)

ان انعام پانے والے بزرگوں یعنی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحوں کا راستہ ہی صراط مستقیم ہے۔اولیاءِ کرام کا راستہ وہی ہے جس کے متعلق فرمانِ رسالت ہے۔ **مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِي**۔ یعنی سیدھا راستہ وہی ہے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سچے غلام ہی تو اولیائے کرام (صالحین) کہلاتے ہیں جو نشانِ راہ اور مخدوم خلائق قرار پاتے ہیں ۔ اِن بزرگوں کے راستے سے منہ موڑ کر دوسرے راستوں پر چلنے والوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ عزوجل ہے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۔

ترجمہ کنزالایمان :۔اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جُدا راہ چلے ہم اُسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور وہ پلٹنے کی کیا ہی بُری جگہ ہے۔

(النساء، پ5 آیت نمبر115 سورۃ نمبر4)

یہاں مومنین سے اولیاءِ کرام (صالحین) مراد ہیں ان حضرات کے نقوش قدم پر چلنے میں کامیابی ہے اور اِن کے راستے سے روگردانی میں نِری تباہی اور ہلاکت ہے۔ اگر نظر نے اثر سے دیکھا کہ بزرگانِ دین کس جماعت میں ہوئے ہیں جن کی بزرگی پر سوادِ اعظم اور تاریخ کے صفحات شاہد ہیں تو ذرا سی دیر میں یہ عقدہ حل ہو جائے کہ اصل اسلامی جماعت کونسی ہے جو حقیقت میں صراطِ مستقیم پر گامزن ہے اور اس کے علاوہ باقی ساری جماعتیں، غیر سبیل المومنین کے زمرے میں شامل اور جادۂ حق سے بھٹکی ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ عزوجل سے دُعا ہے کہ اپنے حبیب شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں ہمیں سیدھے راستے پر چلائے اور الحاد و بے دینی سے بچائے۔ اس نصیحت کے ساتھ کہ ؎

عقل کو تنقید سے فرست نہیں
عشق پر ایمان کی بنیاد رکھ

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْن

اور ہمارے ذمہ نہیں مگر صاف پہونچا دینا

وَصَلَّى اللهُ تعالىٰ علىٰ حبيبه محمد وآلهٖ وبارك وسلم

غیر مطبوعہ کتب

ایک حدیث تین باتیں
ایک حدیث ایک بات تین تاکید
درود شریف
حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پیدائش مولیٰ کی دھوم
میلاد قرآن و حدیث کی روشنی میں
میلاد النبی ﷺ کا ثبوت
بے مثل ولازوال محبت
شان عظمت اہل بیت رضی اللہ عنہم
عقائد امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ
ایمان کی بنیاد
اصلی چہرے
انگریز کے ایجنٹ کون؟
ننگے سر نماز
پاکستان کے مخالف علماء
حکیم الامت کی فحش باتیں
زمین ساکن ہے
بے ادبیاں اور گستاخیاں
راہ ہدایت
کیا جہاد قسطنطنیہ میں یزید شریک تھا؟
نماز کی باتیں
باطل اپنے آئینے میں
تحریک پاکستان اور معارف رضا

وہابی جہاد کی حقیقت
وسیلہ کا ثبوت
علماء دیوبند کا دوغلہ پن
دیوبندی کرتوت کے چند نمونے
حکیم الامت کے ڈھنگ نرالے
جہاد یا فساد
خوابوں کی کہانی
ایک چہرہ دو روپ
مشابہت
تقویۃ الایمان کا جائزہ
مودودیت کیا ہے؟
شب برات ایک عظیم رات